

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

س

ایک چہل سالہ یگانہ

مستند

محمد اسد الدین صدیقی مؤلف و طبیفہ یاجستان

مطبوعہ شمس الاسلام پریس

غزوہ جادی الاول ۱۳۶۲ھ

یک صد و سولہ سالہ یادگار عدلی

خدا کی مہربانی سے ہمارے خاندان کے بزرگ حضرت حکیم غلام حسین صاحب ^{رحمہم} اور آپ کے بعد آپ کے داماد مولوی حاجی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم ہمارے دادا من بعد آپ کے بیٹے پوتے مسلسل ایک سو چالیس سال سے حیدرآباد کے عدالتی عہدوں پر مامور متعین رہے ہیں حکیم صاحب مرحوم سے یہ سلسلہ ۲۲۰ سالہ ہجری سے جاری ہو جس کو ایک سو چالیس سال ہو سے ابتداء حکیم صاحب نے صوبہ بڑا میں ۶ سال تک اور صوبہ اوزنگ آباد میں (۱۰) سال تک عدالتی کام کیا۔ انتظام صوبہ بڑا و اوزنگ آباد کے ختم تک راجہ گویند بخش آنجہانی براور راجہ چند لال نے حکیم صاحب کو اپنے ساتھ رکھا اور عدالتی کام لیا۔ آپ کی خویوں کی وجہ سے راجہ صاحب آپ پر بہت اعتماد رکھتے تھے اور ماہانہ پانچ سو روپیہ تنخواہ دلاتے تھے اس کے بعد حکیم صاحب حیدرآباد آئے ۲۵۳ سالہ ہجری میں راجہ چند لال آنجہانی نے عدالت دیوانی بزرگ کی نظامت کے لئے آپ کو نواب ناصر الدولہ آصف جاہ رابع کے حضور میں پیش کیا حضور نے نہ رقبول فرما کر انتخاب کو پسند کیا

اور منظوری صادر فرمائی اور خلعت عدالتی بھی سرفراز ہوئی۔ خلعت میں جہانگیر نیمہ، مکر بند، دستار شامل تھی۔ غرض آپ اپنی حیات تک ناظم عدالت رہے۔ راجہ زیندر پرشا و پیشکار آنجنابی آپ کے بہت مقصد تھے آپ کے دربار میں ہمیشہ حکیم صاحب کے علم و فضل اور تقویٰ اور خوبیوں کا ذکر ہوتا تھا۔ اُس زمانہ میں ناظم عدالت کا لقب ”داروغہ عدالت“ تھا۔ اسی لقب سے مہاراجہ بہادر، حکیم صاحب کو یاد کرتے اور محاسن بیان فرماتے تھے ۱۶۲۷ء میں حکیم صاحب کا انتقال ہو گیا۔ حکیم صاحب کے بعد نظامت دیوانی بزرگ کا عہدہ آپ کے داماد مولوی محمد فضل اللہ صاحب کو عطا ہوا۔ آپ نے ۱۹ سال تک نظامت کا کام انجام دیا۔ نواب سالار جنگ عظمیٰ نے اپنے عہد وزارت میں مجلس مرافعہ صدر (ہائی کورٹ) قائم کر کے میر مجلسی پر آپ کا انتخاب کیا اور اپنا اعتماد ظاہر کر کے پیشگاہ خسروی سے منظوری حاصل کی۔ ایک میر مجلس اور پانچ ارکان مقرر ہوئے۔ سب اپنے وقت کے تسلیم یافتہ اور مغزین سے تھے۔ مولوی نصر اللہ خاں سابق ناظم عدالت عالیہ فوجداری نے اپنی کتاب ”تاریخ دکن“ میں یہ صفحات (۳۸ و ۵۶ و ۵۷) لکھے ہیں۔

۲۲ شوال ۱۲۸۱ ہجری مطابق ۲۱ مارچ ۱۸۶۵ء مجلس افتاء

از حضور تجویر شد۔ مولوی فضل اللہ صاحب میر مجلس کہ پیش آئے

ناظم عدالت کلاں بودہ اند۔ ذی سلم، اہل مروت، ارادت

باحضرت شاہ سعد اللہ صاحب نقشبندی دارند۔

رکن اول مولوی احمد علی صاحب رکن دوم مولوی کریم الدین صاحب
رکن سوم مولوی جمال الدین صاحب رکن چہارم مولوی اعظم الدین صاحب
بخاری رکن پنجم مولوی حیدر علی صاحب فیض آبادی صاحب
منہتی الکلام۔“

تیار خورشید جاہی صفحہ (۶۲۴) پر لکھا ہوا ہے :-

”دو ہزار سے لاکھ روپیہ تک مقدمات مولوی فیض اللہ صاحب

پاس بیغیہ مجلس مرافعہ صدر میں رجوع و فیصل ہوں گے۔“

غرض مولوی صاحب اپنی حیات تک میر مجلس رہے۔ آپ کے انتقال کے
بعد مولوی صاحب کے ایک فرزند مولوی محمد حمید الدین صاحب رکن مجلس اور دوسرے
فرزند مولوی محمد عبدالقادر صاحب ناظم محکمہ قضا یائے عروب اور تیسرے
فرزند مولوی محمد اکبر صاحب نائب ناظم مقرر کئے گئے ان سب پر نواب سلا جنگ
مہربان تھے۔

اس کے بعد زمانہ کا دوسرا دور شروع ہوا۔ مولوی محمد صدیق صاحب
نواب عماد جنگ اول سابق میر مجلس کی تحریک اور مولوی ہمدی حسن صاحب نواب
فتح نواز جنگ سابق معتمد عدالت سرکار کی تائید سے احقار محمد شمس الدین مسزند
مولوی محمد حمید الدین صاحب) کا تقرر منصفی پر ہوا۔ (۳۰) سال عدالتی کام کرنے کے

بعد وظیفہ حسن خدمت پر میں سُبکدوش ہوا۔ اب میرا لڑکا محمد بدر الدین صاحب بی اے یل یل بی منصفی تعلقہ حضور نگر پرستقلانہ مامور ہے۔

ف مولوی محمد اکبر صاحب کے ایک فرزند مولوی محمد اسد اللہ صاحب نواب صدیقی یا رجنک منصفی سے ترقی کرتے ہوئے بتدریج عدالت العالیہ کے رکن ہوئے عین ایسے وقت میں جبکہ ملک کو ان کی خدمات کی ضرورت تھی۔ انھوں نے اتعال کیا۔

ف مولوی محمد فضل اللہ صاحب کے ایک پر پوتے مولوی محمد حسین صاحب منصف جگتیاں اور ایک پوتے مولوی محمد عبدالحی صاحب منصف بمبت ہیں۔ یہ صرف ان لوگوں کا حال ہے جن کو سلسلہ سے عدالتی عہدے ملے ہیں۔ ورنہ مولوی محمد فضل اللہ صاحب کے دوسرے پوتے غیر عدالتی عہدوں پر بھی مامور ہیں جیسے مولوی محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی و مولوی محمد عبدالقادر صاحب صدیقی جامعہ عثمانیہ کی پروفیسری سے وظیفہ حسن خدمت پارہے ہیں اور آپ کے فرزند ان تعلیمات میں ملازم ہیں۔ مولوی محمد نواز الدین صاحب صرف خاص مبارک میں مہتمم بازارات اور مولوی محمد ضیاء الدین صاحب پائیگاہ آسمانجاہی میں معلمین نواب انہر جنک منظم پیشی اعلیٰ حضرت تھے۔ ان کے فرزند مولوی محمد مصام الدین صاحب ناظم ٹیپہ سرکار عالی ہیں۔ مولوی احمد حسین صاحب صرف خاص میں مہتمم اعواس و نیازا تھے وظیفہ حسن خدمت پاتے ہیں۔ مولوی محمد انور الدین صاحب تعلیمات میں اور

مولوی محمد منور الدین صاحب صرف خاص مبارک میں مددگار نائب بندوبست ہیں اس خاندان کے سب بزرگ ذی علم اور حاجی حافظ تھے۔ جب دوسرا دور شروع ہوا اور امتحانات کے قواعد نافذ ہوئے تو اسی خاندان کے نوجوان لڑکے پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات منشی فاضل و مولوی فاضل میں شریک ہو کر کامیاب ہوئے جب تیسرا دور شروع ہوا تو بی اے ایم اے لیل بی اور بی اے بی بی ٹی و بیچ، سی ایس میں کامیاب ہوئے۔

ف مولوی محمد فضل اللہ صاحب کے دادا مولانا مولوی محمد عبدالقادر صاحب بڑے فاضل و طبیب حاذق تھے۔ سرکار سے قادیار خاں حکیم الحکما، محی الدولہ کا خطاب ملا تھا اور جاگیرات و خدمت صدر الصدوری سے بھی سرفرازی ہوئی تھی۔ غرض اس خاندان کو شاہہ ہجری سے مک خواری کا شرف حاصل ہے۔ اور شاہہ ہجری سے مسلسل عدالتی عہدوں کا تعلق رہا ہے جس کو ایک سو چالیس سال ہوئے۔

حکیم غلام حسین خاں صاحب کے متعلق تاریخ نگار آصفیہ میں صفحہ (۴۴۰) حسب ذیل مرقوم ہے:-

حکیم غلام حسین خان شاہ جہاں آبادی
از جملہ سر خلیاں علمائے عصر و فضلاء روزگار فیضیت خان مغر
دیریں عہد بے مثل است در معقول و منقول و دیگر علوم و فنون بحر موج است

حصہ تنخواہ کا سرکار پر واجب الادا رہتا تھا نواب سالار جنگ نے اپنی وزارت کے زمانہ میں ماہانہ تقسیم تنخواہ کا حکم دیا اور اس پر عمل ہوتا رہا نواب نے اپنے عہد وزارت کے قبل کے بقایا کے دینے میں بہت احتیاط فرماتے تھے البتہ جو عہدہ دار نیک رویہ اور متدین تھے ان کے بقایا کے دلانے میں نواب صاحب کو عذر نہ تھا۔ مولوی محمد فضل اللہ صاحب سابق جنس عدالت دیوانی بزرگ کی تنخواہ بھی مع تنخواہ عملہ سرکار پر واجب الادا تھی۔ اسی بقایا کے متعلق مولوی صاحب نے نواب صاحب سے عرض کیا اور اتفاقاً بتائے گئے نواب صاحب کا جو عنایت نامہ مولوی صاحب کے نام وصول ہوا اس کی یہاں نقل کی جاتی ہے۔ نواب صاحب کی مشکلات اور کارگزاری و متدین عہدہ داروں پر جو شفقت و مہربانی تھی اس سے اس کا اندازہ ہوگا

نقل عنایت نامہ نواب سالار جنگ مرحوم
 موسومہ مولوی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم سابق ناظم عدالت دیوانی بزرگ
 بعد انقضاء عرصہ دراز امور ایں جانب رامو ق دست داد
 کہ جواب درخواست آں مہربان نوشتن تواند درخواست آں
 مہربان مع بند وصول باقی کہ دادہ بودند و وصول باقی مرتبہ فقر
 برائے اطلاع آں مہربان بلف ہذا است بہ آں مہربان ظاہر است کہ

ایں جانب در دادن بقایائے قبل عمل خود خیلے احتیاط دارد چرا
 اگر ایں احتیاط مرغی نماند سر انجام اداے بقایا خلل اندازد و دیگر امور خواهد
 مگر چونکہ ایں جانب ہمارہ از نیک رویگی آں مہرباں سرور و ہمیشہ خواہشمند
 ایں معنی است کہ تا امکان در اعانت آں مہربان کوتاہی نکند و خوشی
 تمام تجویز ہذا بیان نمودن می تواند کہ شش ہزار روپیہ بہ ایں طریق کہ
 از ما ہوار ذیقعدہ بشرکت ہر ما ہوار پانصد روپیہ ما ہوار تا اداے
 شش ہزار روپیہ رسد در بقایا، خواهد رسید از آنجا کہ ایں رقم
 صرف بہ خاطر آں مہرباں داده می شود بہ آں مہرباں اختیار است کہ
 ب نصف در بقایائے ذاتی خود و نصف در بقایائے علیہ گیر ندیا بہ چیز
 تغیر و تبدیل درخواست کنند کہ بہ آں نام و بہ آں طور ابطال
 بقایا شود یک تجویز دیگر کہ شاید از اں ہم نوعی بہ آں مہربان ہو
 آسایش خواهد بود مرقوم می گردد کہ آں مہرباں سوال اضافہ خود
 از سر رشته دار طلبیدہ بدہند کہ یکصد روپیہ ما ہوار اصنافہ از
 غرہ ذیحجہ ۱۲۸۰ ہجری دستخط خواهد شد فقط

شرح دستخط

نواب مختار الملک

فہرست کامیابان ارکان خاندان فضل اللہی بابتہ امتحانات مختلفہ

نام	کس امتحان میں	کس سال
۱۔ مولوی محمد عبدالقدیر صاحب	منشی فاضل مولوی فاضل	سنہ ۱۳۰۶ھ
۲۔ مولوی محمد عبدالمتقہ صاحب	پنجاب یونیورسٹی	سنہ ۱۳۰۸ھ
۳۔ مولوی محمد عبدالعزیز صاحب	منشی فاضل مولوی فاضل	سنہ ۱۳۰۸ھ
۴۔ مولوی محمد عبدالرحیم صاحب	منشی و مولوی فاضل	سنہ ۱۳۰۹ھ
۵۔ مولوی محمد اسد اللہ صاحب بقی	مولوی عالم	سنہ ۱۳۰۹ھ
۶۔ مولوی احمد حسین صاحب	منشی فاضل	سنہ ۱۳۰۹ھ
۷۔ مولوی محمد عبدالحی صاحب	منشی فاضل	سنہ ۱۳۰۹ھ

انگریزی ڈگریاں

نام	کس امتحان میں
۱۔ محمد حسین صاحب فرزند مولوی احمد حسین صاحب بقی	ام۔ اے۔ ال۔ ال بی عثمانیہ
۲۔ محمد عبدالقیوم صاحب فرزند مولوی محمد فتح اللہ صاحب بقی	بی۔ اے۔ ال۔ ال بی

نام	کس امتحان میں
محمد بدر الدین صاحب فرزند محمد شمس الدین صدیقی	بی اے، ال ال بی (نظام)
سید حامد صاحب شطاری فرزند مولوی سید محمد صاحب شطاری	بی اے، ال ال بی "
سید قطب الدین صاحب باری فرزند مولوی سید صابر حسینی صاحب	ایم اے "
سید حمید صاحب شطاری فرزند مولوی سید محمد صاحب شطاری	ایم اے "
حسن محی الدین صاحب فرزند مولوی محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی	ایم اے "
محمد مصصام الدین صاحب فرزند نواب اظہر جنگ مرحوم	سی۔ سیس "
محمد احمد الدین صاحب فرزند نواب اظہر جنگ مرحوم	بی اے سی۔ سیس "
خواجہ محمد معین الدین صاحب فرزند خواجہ محمد فیاض الدین صاحب	بی اے سی۔ سیس "
محمد عبدالصبور صاحب فرزند مولوی محمد عبدالمتقدر صاحب	بی اے۔ بی ٹی
احمد معین الدین صاحب فرزند نواب اظہر جنگ مرحوم	بی اے
محمد نظام الدین صاحب فرزند نواب اظہر جنگ مرحوم	بی اے
محمد امجد اللہ صاحب فرزند نواب صدیق یار جنگ مرحوم	بی اے (علیگ)
کئی لڑکے اس وقت ایف اے۔ بی اے میں زیر تعلیم ہیں۔	

محمد شمس الدین صدیقی

منصف وظیفیاب

ضمیمہ رسالہ یادگار عدالتی

ہمارے پادشاہ حضرت سلطان العلوم خلد الملک
کی سرفرازی و پرورش

۱۳۲۸ھ

مراسلہ محکمہ سرکار عالی صیغہ فیانس واقع اردو ہیبت

نشان ۱۳۴۸
۱۳۴۹

حاجب حکم سرکار عالی

مفت

منجانب مقدمہ فیانس
خدمت صدر محاسب صاحب سرکار عالی
منظوری اجرائی ماہور بنام محمد شمس الدین صدیقی
بارگاہِ ظل سبحانی سے بذریعہ فرمان صولت نشان مترشد

۱۰ راجادی الثانی ۱۳۳۷ھ ہجری یہ حکم محکم شرف صدر و لایا ہے کہ محمد شمس الدین

صدیقی کے مؤلفہ پانچ کتابیں سرکاری
اخراجات تعدادی نو سو بیالیس روپیہ
یتن آنہ سکہ عثمانیہ سے طبع کر کے اکتب
اخلاق طبعی

حاجت نامہ

انتباہ المسرفین

معین الاخلاق

فضائل اللابین

اخلاق طبعی

کی اشاعت منجانب سرکار فوراً عمل میں آئے اور بعد طبع عامہ مسلمین اور مدارس
میں تقسیم کئے جائیں اور ان کے مؤلف محمد شمس الدین صدیقی کے نام بطور صلہ
پچاس روپیہ ماہوار تاحیات جاری کی جائے پس جس سال زائد از موارثہ

اجرائی کی جائے اور آئندہ سال کے موازنہ میں بہ متعلقہ تنخواہ کی گنجائش رکھی جائے
 و ثمنی بجواب مراسلہ شان (۵۶۹) مورخہ ۲۰ اسفند ۱۳۲۸ھ مقتصد صاحب
 سرکار عالی صیغہ عدالت وغیرہ کی خدمت میں تعمیلاً مسل اور نگارش ہے کہ
 حسب احکام خسروی طبع و تقسیم کا انتظام کیا جائے فقط
 مددگار معتمد فیاض

بارگاہ خسروی میں جو معروضہ گزرا ناگیا تھا اس کے متعلق
 حسب ذیل فرمان صادر ہوا

الاعلیٰ
 عظمیٰ قدرت قدس سرہ کا تعالیٰ



کنکٹ کوٹھی
 ۱۲ رمضان ۱۳۲۲ھ

بخدمت محمد شمس الدین صاحب صدیقی و طیفہ خوار منصف
 بجواب عرضی معروضہ ۱۲ رجب ۱۳۲۲ھ حسب احکام اقدس
 نگارش ہے کہ آپ کے بعد آپ کی اولاد کا خیال سرکار رکھے گی
 آپ اطمینان رکھیں فقط

دستخط نواب امین جنگ

صدر الہام پشی

رائے ہمارا جہ سرکش پرشاد بہادر مدارالمہام سرکار عالی نسبت گزاری
محمد شمس الدین صدیقی منصف پربھنی بوقت دور

مندرجہ رپورٹ دورہ بابۃ ۱۶ ضلع ضلع صفحہ (۱۶۰)

مولوی شمس الدین صاحب منصف کی تعریف کی جاتی ہے اور معلوم
ہوتا ہے کہ عامہ خلایق کو ان پر زیادہ بھروسہ ہے چونکہ قصبہ پربھنی ایک بڑا
مرکز تجارت ہے اور مولوی شمس الدین بحیثیت اپنے عہدہ منصفی کے عوام الناس
میں ہر دل عزیز ہیں اس لئے میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ اس مقام پر اور بھی کچھ
زیادہ مدت رکھے جائیں گے۔

جو کچھ میں نے اپنے دورہ میں دیکھا ہے اس سے میں یہ امر قرین محبت
سمجھتا ہوں کہ مولوی شمس الدین کو فوجداری اقتدارات درجہ دوم عطا کئے جائیں
اور ان سے فوجداری کام بھی لیا جائے درحالیکہ لوگوں میں وہ وقعت کی
نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور جن کے خدمات سررشتہ عدالت عہدہ بیان
کئے جاتے ہیں۔

بمخاطم مقامات متدارہ خیال کیا جائے یا بلحاظ مقامات منفصلہ کے
عدالت ہائے منصفی ضلع پربھنی عدالت ہائے منصفین صوبہ اوزنگ آباد کی فہرست
میں منبر اول ہے۔“

ف نواب حاکم الدولہ رکن مجلس عالیہ عدالت نے بعد تفتیح دفتر عدالت منصفی یہ لکھا:۔

”دفتر عدالت منصفی ملاحظہ ہوا اس عدالت کے کام کی حالت عموماً قابل اطمینان ہے مولوی شمس الدین صاحب ایک متدین محنتی عہدہ دار ہیں۔“

(رپورٹ تفتیح بابتہ اسفند ۱۳۱۵ھ)

ف مولوی مرزا جویں بیگ صاحب (نواب جویں یار جنگ ہارمہند) عدالت صوبہ وزنگل نے تفتیح دفتر کے بعد لکھا:۔

”عدالت منصفی وزنگل کے دفتر کی تفتیح کی گئی مولوی محمد شمس الدین صاحب منصف بلحاظ اپنے فرائض کے انضام خصوصیات میں اپنا پورا وقت بالالتزام صرف کرتے ہیں اور عموماً ان کا کام قابل اطمینان تصور کیا جاتا ہے اور ان کے فیصلے باضابطہ ہوتے ہیں۔ وکلاء سب معروف ہیں۔ کتاب الاحکام میں وقتاً فوقتاً مفید اور کارآمد احکام لکھے گئے ہیں اور دفتر کی درستی اور اصلاح کی جانب حاکم عدالت کو دلچسپی اور میلان طبع ہے۔“

(مثل عدالت منصفی وزنگل ۲۵۔ ۳۲ھ)

ف مولوی مرزا محمد علی خان صاحب صوبہ دار و ناظم صدر عدالت وزنگل نے ذریعہ مراسلہ صدر عدالت نشان (۸۶۴) واقع ۲۵ بہمن ۱۳۲۲ھ مجلس کو لکھا کہ مولوی محمد شمس الدین صاحب منصف سخت متدین اور کار گزار اور نہایت مستعد عہدہ دار ہیں

ہذا بغیر ترقی کے ان کو صنلح و زحمل سے نہ ہٹایا جائے۔“
ن بعد تفتیح دفتر عدالت منصفی نانڈیڈرائے بالملکنہ صاحب رکن مجلس
 عدالت نے حسب ذیل اظہار رائے فرمایا:-

”مولوی شمس الدین صاحب کی کارگزاری مسرت کے قابل ہے ان کو علاوہ
 اپنے کام کے فوجداری کا کام بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے جو زیادہ بار ہے۔ ہے
 دوم تعلقہ دار صاحب دیگلور رخصت پر جانے سے اور بھی زیادہ بار ہو گیا
 میری رائے یہ ہے کہ مولوی شمس الدین صاحب امانت دار قانون دان
 تجربہ کار محنتی اور جفاکش کار گزار افسر ہیں۔ اپنا کام نہایت دلسوزی
 اور دل دہی سے کرتے ہیں اور ہر طرح ضابطہ اور قانون کی پابندی کرتے
 ہیں۔ میں ہر طرح خوشنودی کا اظہار کرتا ہوں۔ مولوی شمس الدین صاحب کو
 چونکہ تفصیلی کام کا تجربہ ہے اس لئے ان کی تعلیم و نگرانی سے صیغہ دار لوگ
 بھی لائق ہو گئے ہیں۔“

ن مولوی محمد شمس الدین صاحب کی ملازمت میں ایک سال کی توسیع

منظور ہو چکی ہے۔ حکام عدالت عالیہ	نواب نظامت جنگ بہادر ڈاکٹر سید سراج احسن صاحب نواب سعد جنگ بہادر مولوی سید غلام قباہ صاحب
مندرجہ حاشیہ کی رائے میں فریاد	
سال کی توسیع کی ضرورت ہے۔ کیونکہ	
مولوی شمس الدین صاحب کی کارگزاری	

بہت اچھی ہے۔ پہلک کو ان کے کام براطینان ہے جسمانی حالت بھی اچھی ہے
 ف بموقع توسیع اختیارات محمد شمس الدین صدیقی کے مولوی عزیز صاحب
 مقدمہ سرکار صیغہ عدالت نے گزارش میں یہ رائے ظاہر فرمائی جس سے نواب
 مدارالمہام نے اتفاق فرمایا:-

”مولوی شمس الدین صاحب منصف ایک تجربہ کار متدین عہدہ دار ہیں
 بطور شخصی ان کو ایک ہزار تک مقدمات کی سماعت کا اختیار ملنا چاہیے۔“

محمد بدر الدین صاحب کے تقرر کے متعلق میں نے جو عرضی تیار کی ۹
 ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ہجری مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر صدر اعظم کی خدمت میں
 پیش کی تھی اس پر حسب ذیل حکم دیا گیا:-

محمد شمس الدین صاحب نے جو کچھ لکھا ہے بالکل درست ہے جبکہ ان
 فرزند محمد بدر الدین صاحب یل یل بی کے امتحان میں فارغ ہو چکے ہیں تو یہ
 مستحق تہمیں کمان کے ضعیف والد کی یہ جائز استدعا منظور کی جائے ان کا
 نام امیدواران منصفی میں شریک کیا جائے اور عند الخلوئے جائد اور ویشیری
 ان کا تقرر اس پر بولہ اول کیا جا کر منصفی خالی ہونے پر بولہ اول مامور کئے
 جائیں مجھے امید ہے کہ جناب صدرالمہام بہادر میری اس تجویز سے اتفاق فرمائیں گے۔
 شرح دستخط سرکشن پرشاد بہادر

نقل تجویز نواب غازی یار جنگ و نواب حبیب یار جنگ و نواب اکبر یار جنگ
و نواب اصغر یار جنگ بہادر ارکان ہائی کورٹ :-

محمد شمس الدین صاحب صدیقی منصف و ظیفیاب کے حالات و حقوق خاص ہیں
یہ مجلس وقت کے پوتے ہیں۔ ان کے آبا و اجداد کا تقرر سررشتہ عدالت کے
اعلیٰ عہدوں پر رہا ہے جن کے ایک کو تے فرزند محمد بدر الدین صاحب بی نائے
یل یل بی ہیں۔ محمد شمس الدین صاحب کی ضعیفی اور ان کے حالات خاص کے
تحت جو خصوصیت ان کو حاصل ہے۔ ان کے حقوق کی مماثلت کسی اور شخص سے
نہیں ہو سکتی۔ ملکی، موروثی، نمک پروردہ اشخاص کی اولاد ملکی خدمات ادا
کرنے کے قابل بننے اور معیار قابلیت میں آنے کی حالت میں دیگر اشخاص
کسی اور حیثیت سے قابلیت میں کچھ تفوق بھی رکھیں تو ترجیح ایسے ملکی افراد ہی کو
یقیناً ہوگی اور ممکنہ جائز رعایت بھی ان کے ساتھ کیا جانا حق بجانب ہوگا بلکہ
ملکی افراد اپنے ملک کی خدمت گزاری کی اہلیت پیدا کر کے سامنے آتے جائیں۔
ورنہ فضلنا بعضکم علی بعض کے لحاظ سے قابلیت کی انتہا نہیں قرار دی جاسکتی
بہر حال ازراہ قدما نوازی عالیجناب نواب صدر اعظم نے جو حکم امیدواران
منصفی میں نام شریک کر کے عند الخلوئے جائداد پر ویشیزی و دیگر اول میں ان کو
پر ویشیز مقرر کرنے کا فرمایا ہے اسکی تعمیل نہایت مناسب ہے۔ پر ویشیز بوجہ اول
اگر یہ ہو جائیگی تو ان کو وقت بوقت منصرمیوں پر بھیجنے کا موقع ملے گا۔ جس سے

ان کا عملی تجربہ بڑھتا جائیگا۔

قواعد تقرر کے دفعہ (۱) ضمن ج کے شرائط کے آخر حصہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ بی۔ اے۔ ال۔ ال۔ بی کامیاب شدہ امیدوار بطور ناظم اعزازی دیوانی و فوجداری (بلا قید درجہ) دو سال تک کام کرے تو اس کا بھی منصفی پر تقرر ہو سکتا ہے تو ظاہر ہے کہ بعد کامیابی امتحان قانونی یونیورسٹی اعزازی اختیارات عدالتی دئے جانے میں کسی قسم کی مانعتی قید نہیں ہے تو پرمیشنرز جو منصرمانہ حیثیت سے کام انجام دیتا ہے اس کی بھی حیثیت ناظم اعزازی کی ہے فرق محکف اس قدر ہے کہ پرمیشنرز کو وظیفہ ملتا ہے۔ ناظم اعزازی بلا وظیفہ کے کام کرتا ہے ان کے پرمیشنرز مقرر ہو جانے سے ان کے ضعیف پاپ کی جو کہ مسئلہ دیانت دار افسر ہے ہیں کچھ مالی امداد بھی ہو جائیگی اور ان کی تنما بھی پوری ہوگی جس کے بعد ان کا تقرر منصفی پر دو سال کا زمانہ گزرنے پر بولہ اول حسب الحکم سرکار ہو جائیگا۔

پرمیشنری کی جائدا و خالی ہونے تک ان کو درجہ دوم کے اختیارات کے ساتھ فوجداری بلکہ یا بہ اختیارات (سما) عدالت دیوانی بلکہ میں مقرر کر دینا مناسب ہوگا۔

میری یہ رائے سرکار میں ملاحظہ کے لئے گزران دی جائے فقط

شرح و تخطا

غازی یار جنگ بہادر جیون یار جنگ بہادر اکبر یار جنگ بہادر اصغر یار جنگ بہادر

نقل تجویر جناب لکشن ریدی صاحب کن ہائیکورٹ

محمد شمس الدین صاحب کے فرزند مولوی بدر الدین جو بی اے۔ ال ال بی کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ ان کے حقوق پر نظر ڈالی جائے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سر رشتہ عدالت کی انہی کے آبا و اجداد نے بنا ڈالی اور راجہ چند دلال بہادر نے ان کے مورث کا تقرر کیا۔ اس وقت سے آج تک ان کے خاندان کے افراد نے سر رشتہ عدالت کی نہایت ایماذاری اور جفاکشی سے خدمات انجام دیئے۔ نواب صدیق یار جنگلان چچا اور خود مولوی شمس الدین صاحب منصف نے جس ایماذاری سے سر رشتہ عدالت کے خدمات انجام دیئے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔ ایسی حالت میں بدر الدین صاحب کے تقرر سے نہ صرف حقوق کا لحاظ ہوگا۔ بلکہ ایک خاندان جس نے ملک کی بہترین خدمات انجام دیئے ہیں ان کی حوصلہ افزائی ہوگی اور تحت قواعد جب یہ دو سال تک دیوانی بلڈ میں متعین ہو کر کام انجام دیں تو ان کے حقوق کے لحاظ سے ان کو منصفی بولہ اول حسب حکم سر صدر اعظم بہادر دینے میں کوئی ممانعت نہیں ہو سکتی۔

شرعہ خط لکشن ریدی صاحب کن

نقل تجویر جناب مجلس صاحب عدالت العالیہ نوا مرزا یار جنگل بہادر
محمد شمس الدین صاحب کے فرزند کے متعلق مناسب یہ ہے کہ ان کو بصیغہ دیوانی (سماو) کے اختیارات کے ساتھ عدالت دیوانی بلڈ میں متعین کیا جائے اور آئندہ موقع پر ان کے تقرر کا لحاظ رکھا جائے۔

نقل مرسلہ مجلس عالیہ الدلت سرکار عالی شہنشاہی منتفیج واقع ۲۱ افر ۱۲۵۲ھ

نشان مجاریہ (۷۷۲) نشان شل (۷۸۳) ۱۲۵۳ھ

حاج محمد مجلس عالیہ الدلت سرکار عالی
منجانب مقتدیہ مجلس عالیہ الدلت سرکار عالی
بخدمت اگر از مر صاحب یول و طبری کوٹس سرکار عالی
مقدمہ انتظام جائد مولوی برہان الدین صاحب
منصف تعلقہ حضور نگر

بوصول مرسلہ محکمہ سرکار نشان (۲۶۷، ۲۶۸) واقع ۲۱ آبان ۱۲۵۳ھ
ترقیم ہے کہ حسب حکم صدارت عظمیٰ محمد برہان الدین صاحب منصف درجہ دوم کی جائد اکا
انتظام ذیل تاریخ خلوے جائد اسے منظور فرمایا گیا ہے۔

۱۔ منصفی درجہ دوم حضور نگر پر بجائے محمد برہان الدین صاحب مرحوم محمد بدر الدین صاحب
امیدوار الاؤنس یاب۔

۲۔ امیدواری الاؤنس یاب پر۔ سری نواس راؤ صاحب بی۔ ال۔ ال۔ بی۔
امیدوار متجنہ۔ براہ کرم پے سلیپ اجرا فرمایا جائے۔

ثانی ہذا بخدمت مولوی محمد بدر الدین صاحب الاؤنس یاب مرسل و ترقیم ہے کہ آپ
مستقر حضور نگر پہنچ کر خدمت منصفی کا جائزہ حاصل کر کے اطلاع دیجے۔

مشکت ہذا بخدمت سری نواس راؤ صاحب بی۔ ال۔ ال۔ بی۔ امیدوار
منتخبہ اطلا عامر سل ہے۔

رابع ہذا نجدت ناظم صاحب صدر عدالت میندک و عدالت ضلع نلکنڈہ و منصفی
حضور نگر و ناظم صاحب اتنیق حیات ضلع نلکنڈہ اطلاقاً عام سل ہے فقط

شرح و تخط

مقدم عدالت عالیہ

رسالہ زمانہ کا انقلاب و تبدیل خیالات تبصرہ شیعہ دکن موزعہ ۲۰ مہر ۱۳۲۲ء

مولوی محمد مسالین صاحب یقی مصنف فطیفہ یاب جن خدمت کے اخلاقی و اصلاحی رسالوں کے سلسلہ اشاعت کی یہ اکتالیسویں کڑی ہے آپ نے حسب عادت اس کتاب کو بھی نہایت عمدہ اور خوبصورت چھپوا کر شائع کیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے اس کتاب میں پچاس برس پہلے کے عقائد و خیالات کا مقابلہ زمانہ حال سے کیا ہے۔ اس کتاب میں (۸۷) فقرات ہیں۔ فقرات کیا ہیں گویا (۸۷) مختلف مضامین کے عنوان ہیں۔ ہر فقرہ میں قدیم و جدید باتوں کا تقابل کیا ہے۔ اکثر جگہ آپ نے قدیم رسم و رواج اور طور طریق کو جدید خیالات پر ترجیح دی ہے۔ گویا مصنف صاحب قدیم آدمی ہیں لیکن تنگ نظر نہیں ہیں آپ نے بہت سی جدید باتوں کی ستائش بھی کی ہے۔ اس کتاب میں دو حصے ہیں ایک میں مختصر تاریخ ملکی و غیر ملکی درج ہے اور دوسرے میں اطاعت گزار اولاد کا حال یہاں کے لوگوں میں سے انتخاب کر کے لکھا ہے۔ خدا مولوی صاحب کو جزائے خیر دے کہ وہ اس عمر میں جو کامل سکون اور آرام کا زمانہ ہے۔

(کیونکہ مولوی صاحب کی عمر ۶۰ سال سے زیادہ ہے) ملک و قوم کی اصلاح اور اخلاق سنوارنے کے لئے خاموشی کے ساتھ کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں اور نہایت مفید سارے اپنے ذاتی صرفہ سے طبع کروا کر پڑھے لکھے لوگوں میں بلا قیمت تقسیم فرماتے ہیں۔ ملک میں خلوص سے کام کرنے والوں کی بہت کمی ہے۔ اس لئے مولوی صاحب موصوف کا دم بہت غنیمت ہے۔

